65581 ـ كيا ختم قرآن كى دعا سنت ہے ؟

سوال

گزارش ہے كہ مجھے سنت سے ثابت شدہ ختم قرآن كى داعا ارسال كريں.

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

قرآن مجيد ختم كرنے كے بعد كوئى سنت سے ثابت شدہ كوئى خاص دعا نہيں ہے، حتى كہ صحابہ كرام اور مشہور آئمہ كرام سے بھى اس كا ثبوت نہيں ملتا، بہت سے قرآن مجيد كے آخر ميں جو دعا لكھى ہوئى ہے اس ميں سب سے مشہور يہ ہے كہ اسے شيخ الاسلام ابن تيميہ رحمہ اللہ تعالى كى طرف منسوب كيا جاتا ہے، اور اس كى بھى ان سے كوئى دليل نہيں ملتى.

ديكھيں: فتاوى الشيخ ابن عثيمين (14 / 226).

قرآن كو ختم كرنے كے بعد كى جانے والى دعا يا تو نماز ميں يا پھر نماز كے علاوہ ہو گى، نماز ميں تو قرآن مجيد ختم كرنے كى تو كوئى دليل نہيں ملتى، ليكن نماز سے باہر كے بارہ ميں انس رضى اللہ تعالى عنہ سے مروى ہے كہ انہوں نے ايسا كيا تھا.

شيخ ابن عثيمين رحمہ اللہ تعالى سے مندرجہ ذيل سوال كيا گيا:

رمضان المبارك ميں قيام الليل ميں ختم قرآن كى دعاء كرنے كا كيا حكم ہے ؟

شيخ رحمہ اللہ تعالى كا جواب تھا:

" ميرے علم كے مطابق رمضان المبارك ميں قيام الليل ميں قرآن مجيد ختم كرنے كى دعا سنت نہيں، اور نہ ہى صحابہ كرام سے ثابت ہے، زيادہ سے زيادہ يہ ہے كہ انس بن مالك رضى اللہ تعالى عنہ جب قرآن مجيد ختم كيا كرتے تھے تو وہ اپنے اہل و عيال كو جمع كر كے دعا كيا كرتے تھے، اور يہ نماز ميں نہيں " انتہى

ديكھيں: فتاوى اركان الاسلام (354).

اس سلسلہ میں شیخ بکر ابو زید کا ایک بہت ہی مفید رسالہ ہے جس کے خاتمہ میں ہے کہ:

پچھلی دونوں فصلوں کے مجموعی سیاق میں جو کچھ بیان ہوا ہے اس کو ہم جو چیزوں میں ختم کرتے ہیں:

پہلی: ختم قرآن کے متعلق مطلقا دعا کرنا:

اس میں حاصل یہ ہے کہ:

اول:

جو کچھ پیچھے مرفوع بیان ہوا ہے وہ ختم قرآن کی مطلقا دعا کے متعلق ہے:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق کچھ بھی ثابت نہیں، بلکہ یا تو وہ موضوع ہے یا پھر ضعیف، اور قریب ہے کہ مرفوع کے معتمد باب میں قطعا عدم وجود ہو؛ کیونکہ جن علماء کرام نے علوم قرآن اور اس کے اذکار کے متعلق لکھا ہے مثلا امام نووی، ابن کثیر، قرطبی، سیوطی، رحمہم اللہ ان سب نے وہ کچھ بیان نہیں کیا جو ذکر کیا گیا ہے، اور اگر ان کے پاس کچھ ہوتا جس کی سند صحیح اور اعلی ہوتی تو وہ اسے ضرور ذکر کرتے.

دوم:

یہ صحیح ہے کہ انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ نے قرآن مجید ختم کرنے کے بعد دعا کی اور اس کے لیے انہوں نے اپنے اہل و عیال کو بھی جمع کیا اور تابعین میں سے ایک جماعت نے اس میں ان کی اتباع کی ہے، جیسا کہ مجاہد بن جبیر رحمہ اللہ کے اثر میں ملتا ہے.

سوم:

امام ابو حنیفہ اور امام شافعی رحمہم اللہ کے ہاں اس کی کوئی مشروعیت ثابت نہیں.

اور امام مالک رحمہ اللہ تعالی سے مروی ہے کہ: یہ لوگوں کے عمل میں سے نہیں، اور رمضان المبارک میں قیام اللیل میں ختم قرآن سنت نہیں.

چہارم:

قرآن مجید ختم کرنے کے بعد دعاء کا استحباب امام احمد رحمہ اللہ تعالی سے ہے، جیسا کہ ہمارے حنابلہ علماء کرام سے منقول ہے، اور مذاہب ثلاثہ کے متاخرین میں سے بعض نے اس کا اقرار کیا ہے.

دوسری چیز: نماز میں ختم قرآن کی دعا کرنا:

اس کا خلاصہ درج ذیل ہے:

اول:

جو کچھ بیان ہوا ہے اس میں سے ایك حرف بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یا کسی صحابی سے ثابت نہیں جو نماز میں ختم قرآن کے بعد رکوع سے پہلے یا بعد میں اکیلے یا امام کے لیے دعا کی مشروعیت ثابت کرتا ہو.

دوم:

آخری چیز اس باب میں وہ ہے جو علماء بیان کرتے ہیں کہ امام احمد رحمہ اللہ تعالی سے حنبل اور فضل حربی کی روایت میں ہے۔ جس کی سند ہمیں تو نہیں ملی سکی۔ کہ تراویح میں ختم قرآن کے بعد رکوع سے قبل دعاء کرنا ہے.

اور ایك روایت میں ہے:۔ اسے بیان کرنے والے کا بھی علم نہیں۔

کہ انہوں نے وتر کی دعا میں اسے پڑھنا آسان قرار دیا ہے...

دیکھیں: مرویات دعاء ختم القرآن .

واللہ اعلم .